نیشنل انجینئرز اکیڈمی

سدیہ — رول نمبر: 7844

اسلامیات — ٹیسٹ نمبر: 1

ایل ایم ایس: 33192 — ١٢ جنوری ٢٠٢٣

سوال نمبر 2

حضرت محمد ﷺ پوری انسانیت کے لیے کیسے بہترین نمونہ ہیں؟ واضح کریں

Improve introduction and make it relevant

جواب

Poor start of question

ے سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ ایک طرف آپ ﷺ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بہت مضبوط تھا تو دوسری طرف انسانوں کی راہنمائی کے لیے بھی آپ ﷺ نے اَن گنت امور سر انجام دیے۔ آپ ﷺ انسانی خدمت گاروں کے لیے، علم و اخلاق کے حوالے سے، ماحول کی صفائی کے حوالے سے، شہری منصوبہ بندی اور امن قائم کرنے والوں کے لیے بہترین عملی نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ کی انسانیت کے لیے کی جانے والی کارکردگی کا ثبوت قرآن سے یوں ملتا ہے:

یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان کے لیے نرم ہو اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ ﷺ کے پاس سے بھاگ جاتے۔

(آل عمران)

CamScanner

1- انفرادی زندگی کے لیے عملی نمونہ:

نبی کریمؐ کی زندگی میں ہر فرد کے لیے کامل نمونہ ہے۔
وہ افراد جو کسی بھی درجہ پر انسانیت کی خدمت کرتے ہیں انسانی معاشرے اور سماج کے لیے اہم ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی افراد اہلیت رکھتے ہیں کہ ان کے لیے اسوۂ رسولؐ سے روشن مثالیں دی جائیں۔ اور ایسے لوگ ہی نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

ان کی سیرت سے وابستہ نجاتِ عالم
اصل دنیا کے مصائب کا مداوا وہ ہیں۔

فرشتہ سے پہلی ملاقات کے بعد جب آپؐ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہؓ کے پاس ﷺ تشریف لائے اور فرمایا "مجھے چادر اڑھا دو، مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہوتا ہے" پھر آپؐ نے وہ پہلی وحی نازل ہونے کا ماجرہ سنایا یہ سب سن کر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دی اور فرمایا: "ہرگز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت کے دنوں میں متاثرہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں"
یعنی آپؐ انسانوں کی بے لوث خدمت کرتے تھے۔
اور ہمارے لیے عملی نمونہ ہیں۔ لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی انفرادی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے اسوۂ رسول پر عمل کریں جیسا کہ یہ سیرت طیبہ ہمارے لیے کامل نمونہ ہے۔

2- عالمگیر انسانی خدمت کی تحریک:

نبیؐ نے ساری انسانیت کو انسانی خدمت کا درس دیا۔ اور خود انسانیت کی خدمت کر کے ہمیں مثالیں دیں۔ نبیؐ نے مسلمانوں کو جو تعلیم دی اس کا مرکزی نقطہ

یہ تھا: "بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبرگیری کرو، اور قیدیوں کو رہا کراؤ۔"

ہمارے نبی ؐ نے انسانوں کی محبت کو اللہ کی محبت سے تعبیر کیا۔ مخلوق کی خدمت کو اللہ تک پہنچنے کا راستہ قرار دیا۔ مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں یہ تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی طرح اہمیت رکھتی ہے۔ انسانی خدمت کے بغیر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اس کی وضاحت قرآن پاک میں بھی کی گئی۔

اس نے دشوار گھاٹی نہ پار کی، تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ دشوار گھاٹی، کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا یا فاقہ کے دن کسی رشتہ دار یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا، پھر ان لوگوں میں شامل ہونا جو ایمان لائے (البلد)

3- **اخلاقی درس اور اسوۂ رسول ؐ:**

آپ ؐ اخلاقیات کی اعلیٰ مثال ہیں۔ "حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ صلح تنعیم سے 80 شخص یہ ارادہ کر کے اترے کہ نبی کریم ؐ کو قتل کردیں۔ انہوں نے اپنے کام کے لیے نماز صبح کا وقت مقرر کیا جس نماز میں آپ ؐ لمبی قرات پڑھا کرتے تھے۔ جیسے ہی وہ 80 شخص آئے سب پکڑے گئے اور نبی کریم ؐ نے سب کو چھوڑ دیا۔" آپ ؐ نے عفو درگزر کی اعلیٰ مثال پیش کی اور مسلمانوں کو بھی درس دیا کہ معاف کردیا جائے۔ اور اپنے نفس کی تسکین کے لیے بدلہ نہ لیا جائے۔ جیسے کہ قرآن میں بھی سیرتِ طیبہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ:

CamScanner

"اور وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا"
(النجم)

آپؐ نے اپنے نفس کو قابو رکھنے اور اسلامی تعلیمات کو بجا لانے کی تلقین دی اور پھر آپؐ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا نفس میری لائی ہوئی ہدایت کے تابع نہ ہو جائے۔

آپؐ عدل و انصاف اور سچائی کی بھی اعلیٰ ترین مثالیں قائم اسوۂ رسولؐ سے ملتی ہیں۔ مساوات اور بھائی چارہ کا درس ملتا ہے۔ ایک بار حجر اسود کو نصب کرنے پر قریش میں جھگڑا ہو گیا تھا۔ پھر چنانچہ یہ طے پایا کہ جو شخص کل پہلے خانہ کعبہ میں آئے گا وہی حکم دے گا۔ آنحضرتؐ جب سب سے پہلے تشریف لائے تو آپؐ کو دیکھ کر لوگوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور لوگ خوش ہو کر پکارنے لگے: "تو، محمدؐ آ گئے، ان کے فیصلے سے تو ہم سب ہی بہت خوش ہیں۔" آپؐ عدل و انصاف کرتے اور لوگوں میں چھوٹے، بڑے یا امیر غریب کا فرق نہیں کرتے تھے۔

آپؐ کے اعلانِ نبوت کے بعد قریش کے بڑے بڑے سردار بھی آپؐ کے دشمن بن گئے۔ آپؐ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں مگر کسی نے بھی آپؐ پر جھوٹ بولنے کا الزام نہیں لگایا۔ آپؐ کا بدترین دشمن بھی اس بات سے پریشان تھے کہ جس شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اس کے بارے میں لوگوں کو کیسے یقین دلائیں کہ یہ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولتا ہے۔ ابوجہل نے آپؐ کی سچائی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:

"محمدؐ! میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا، البتہ جو کچھ کہتے ہو اس کو صحیح نہیں سمجھتا۔"

CS CamScanner

۹- سفارت کے مقاصد اور اسوۂ رسول:

رسول ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء اور رسول تشریف لائے ان کی رسالت اپنی قوم اور قبیلے تک محدود تھی لیکن آپ ﷺ کی بعث روئے زمین کی ہر قوم اور ہر جنس کے لیے ہوئی۔ آپ ﷺ پوری دنیا کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے مامور کیے گئے تھے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر سارے انسانوں کی طرف بشیر اور نذیر بنا کر"

صلح حدیبیہ کے دوران تین مسلمان سفیروں کو مکہ بھیجا گیا تھا۔ ان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضرت محمد ﷺ نے متعدد سفیروں کو جزیرہ نمائے عرب کے مختلف حصوں کے علاوہ بعض پڑوسی ممالک کے حکمرانوں کے پاس بھی بھیجا۔ جن حکمرانوں کے پاس رسول ﷺ کے خطوط لے کر سفیر گئے ان میں سے زیادہ اہم حکمران روم کا بادشاہ قیصر تھا۔ جس کے پاس حضرت دحیہ کلبی کو بطورِ سفیر بھیجا گیا۔ روم اس دور کی سب بڑی طاقت اور سلطنت تھی آپ ﷺ نے قیصر بادشاہ کو اس خط میں فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"یہ خط اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف ہے۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایات کی اطاعت کرے اور یہ بات واضح کرتا ہوں کہ میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرو گے تو بچ جاؤ گے اور تمہیں دوہرا ثواب ہو گا ...... ہم خدا کی اطاعت کرنے والے ہیں۔"

۶

5- معلم انسانیت اور اسوۂ رسول:

حضرت محمدؐ دنیا میں معلم بن کر تشریف لائے آپؐ کا ارشاد ہے:

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"

سیرت طیبہؐ کا مطالعہ کریں تو پتا چلتا ہے کہ آپؐ بنیادی طور پر معلم تھے آپؐ کا کام علم اور دانائی کا سبق پڑھانا تھا۔ آپؐ بے مثل کردار، باوقار شخصیت اور محبت و شفقت کا عملی نمونہ تھے۔ آپؐ نے لوگوں کے اندر علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کیا اور علم کی فرضیت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پہلی آیات خود اس بات کی گواہ ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"آپ اپنے رب کے نام سے پڑھیے، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا، انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھیے! اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا..."

دارِ ارقم مکہ میں قائم ہونے والی پہلی درس گاہ تھی۔

6- حاصل بحث:

آپؐ کی زندگی میں ہونے والے واقعات، معاملات اور مسائل ہمیں زندگی گزارنے کے لئے ایک کامل نمونہ دیتے ہیں۔ پوری انسانیت کی اخلاقی، انفرادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کے لیے بہترین مثال ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سیرت طیبہ پر عمل کریں اور اپنے لئے نجات کا راستہ اختیار کریں۔ اور اللہ کی خوشنودی کو حاصل کر کے جنت کا سیدھا راستہ اپنے لئے آسان بنائیں۔

7

سوال نمبر 1

زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے؟

جواب:

~~مصارف زکوٰۃ سے مراد وہ لوگ ہیں~~

زکوٰۃ کا لغوی معنی "پاک ہونا" اور "کسی چیز کا بڑھنا" ہے۔ اور اصطلاحی معنی "نصاب کے مطابق جس مال پر ایک سال گزر گیا ہو اس مال میں سے چالیسواں حصہ مستحق لوگوں کو اللہ کی رضا کے لیے دینا یعنی اسے مالک بنانا"

Write about 2nd part of question in intro

مصارفِ زکوٰۃ سے مراد "وہ لوگ ہیں جنہیں زکوٰۃ دی جا سکتی ہے"۔ قرآن مجید کے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک زکوٰۃ غریبوں، مسکینوں، زکوٰۃ کے محکموں میں کام کرنے والوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت پیدا کرنا مقصود ہو اور گردن چھڑانے اور تعاون بھرنے اور خدا کی راہ میں اور مسافروں پر۔ یہ سب اللہ کی طرف سے فرض کیا گیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔"

اس آیت کی روشنی میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف درج ذیل ہیں۔

1. **فقراء:**

فقراء فقیر کی جمع ہے۔ فقراء وہ لوگ ہیں جن کے پاس کچھ مال ہو مگر ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہو۔

CamScanner

2- مساکین:

مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جس کو دوسرے کی امداد کا ہی سہارا ہو۔ جس کے پاس اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ نہ ہو۔

3- عاملین:

محکمہ زکوٰۃ میں کام کرنے والوں کو ~~لوگ~~ عاملین کہتے ہیں یعنی جو لوگ صدقات کی وصولی اور حساب کتاب کے لیے حکومت کی طرف سے مامور ہوں

4- مؤلفۃ القلوب:

وہ غیر مسلم جو مالی طور پر کمزور ہوں ان کے دل میں اسلام کی الفت پیدا کرنے کے لئے انہیں زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

5- رقاب:

رقاب، غلامی سے رہائی پانے والے افراد ہیں جو غلامی سے باہر آنا چاہتے ہیں انکو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

6- غارمین:

غارمین مقروض لوگ ہیں۔ جو قرض اتارنے کی طاقت نہیں رکھتے انہیں زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

7- فی سبیل اللہ:

اس سے مراد ان لوگوں کی مدد کرنا ہے جو اللہ کی راہ میں مشغول ہیں جیسے کہ جہاد کرنے والے، دین کی تبلیغ و اشاعت کرنے والے ہیں۔

8- ابن السبیل:

ایسے مسافر جو حالتِ سفر میں محتاج ہو جائیں انہیں بھی زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

~~زکوٰۃ اور~~

زکوٰۃ اور غربت کا خاتمہ:

دولت کی منصفانہ تقسیم:

سرمایہ کاری میں اضافہ:

گردشِ دولت:

سودی معیشت کا خاتمہ:

بے روزگاری کا خاتمہ:

معاشی ترقی:

گردشِ دولت:

غربت کا خاتمہ:

CamScanner